السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موت کی خبر سنانے سے منع کرتے تھے کیا فوتگی کا اعلان کرنا درست ہے ؟

اگر عورت کے چہرے پر مونچھیں اگ آئیں توکیا انہیں صاف کیا جاسکتا ہے ؟

کیا بچوں یا بڑوں کو برہنہ دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ؟

عشاء کی نماز کے بعد دو نفل ادا کیے جاسکتے ہیں ؟

اگر زکوۃ کی مدت رمضان المبارک سے پہلے پوری ہوجائے توکیا اسے رمضان المبارک میں ادا کرنے کے لئے روکا جاسکتا ہے تاکہ ثواب زیادہ ہو؟

سوال درج کرنے سے حیا مانع ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جوابات بالترتیب درج ذیل ہیں :

جوابات بالترتیب درج ذیل ہیں :

دور جاہلیت میں رواج تھا کہ جب کوئی مرجاتا تو اس کے فضائل ومناقب بیان کرتے ہوئے گلی کوچوں میں ڈھنڈورا پیٹا جاتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کے اعلانات سے منع فرمایا ہے۔ [مسند امام احمد، ص : ۴۰٦، ج ۵]

البتہ مسجد میں سادگی کے ساتھ فوتگی کی اطلاع اور نماز جنازہ کا اعلان کیا جاسکتا ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشہ کے سربراہ حضرت نجاشی کے فوت ہونے کی اطلاع اور اس کے جنازہ کا اعلان فرمایا تھا۔ [مسند امام احمد، ص : ۲۴۱، ج ۲]

مردوزن کے بال تین طرح کے ہوتے ہیں :

1۔ جن کے زائل کرنے سے شریعت نے منع فرمایا ہے، مثلاً : مرد کی داڑھی اور مردوزن کے ابروؤں کے بال، انہیں زائل کرنا حرام اور ناجائز ہے۔

2۔ جن کا زائل کرنا شریعت میں مطلوب وپسندیدہ ہے، مثلاً : مردوزن کے موئے بغل وزیر ناف اور مرد کی مونچھیں وغیرہ شریعت نے حکم دیا ہے کہ انہیں زائل کیا جائے۔

3۔ جن کے زائل یا باقی رکھنے کے متعلق شریعت نے سکوت اختیار فرمایا ہے، مثلاً : عورت کی داڑھی اور اس کی مونچھیں وغیرہ ان بالوں کے متعلق شریعت نے کوئی حکم نہیں دیا ہے، بلکہ انسان کے اپنے اختیار پر موقوف رکھا ہے، ایسی چیزوں کے متعلق شریعت کا قاعدہ ہے کہ وہ قابل معافی ہیں۔ ان کا عمل میں لانا، نہ لانا دونوں برابر ہیں۔ [ابوداود، الاطعمہ : ۳۸۰۰]

اب ان کے متعلق وجہ ترجیح تلاش کرنا ہوگی وہ یہ ہے کہ عورت کی داڑھی اور مونچھوں کے بال اس کے قدرتی نسوانی حسن میں باعث رکاوٹ ہیں، پھر عورت کی خلقت اور جبلت کے بھی خلاف ہیں۔ لہٰذا ان زائد بالوں کا زائل کرنا ہی شریعت میں مطلوب ہے۔ [واللہ اعلم]

شریعت نے نواقض وضو کی تعیین کردی ہے کسی کو برہنہ دیکھنا نواقض وضو سے نہیں ہے۔ شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اس لئے جو خواتین مدت رضاعت کے بعد بچوں کو نہلاتی ہیں اگر صابن وغیرہ استعمال کرتے وقت ان کا ہاتھ شرمگاہ کو لگ جائے تو انہیں نماز کے لئے نیا وضو کرنا ہوگا۔

عشاء کی نماز کے بعد دو سنت پڑھنے کا احادیث میں ذکر آیا ہے۔ دو نفل ادا کرنے کی صراحت کسی حدیث میں بیان نہیں ہے، ہاں، وتر کے بعد دو رکعات ادا کرنے کا حکم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مبارک ملتا

ہے۔ وہ بھی ہمیں کھڑے ہوکرادا کرنے چاہیں، انہیں بیٹھ کرادا کرنا سنت نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انہیں بیٹھ کرادا کرنا آپ کا خاصہ ہے۔ اس کی تفصیل گزشتہ کسی فتوی میں دیکھی جا سکتی ہے۔

اگر مال، نصاب زکوٰۃ کو پہنچ جائے اور وہ ضروریات سے فاضل ہو اور اس پر سال گزر جائے تو اس میں زکوٰۃ واجب ہے۔ اگر کوئی زکوٰۃ کا مستحق ضرورت مند ہے تو فوراً ادا کرنا چاہیے۔ امید ہے کہ ثواب میں کمی نہیں آئے گی۔ ہاں، اگر کوئی ضرورت مند وقتی طور پر سامنے نہیں ہے تو ثواب میں اضافہ کے پیش نظر اسے رمضان تک مؤخر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، تاہم بہتر ہے کہ جب بھی زکوٰۃ واجب ہو تو فوراً اس سے عہدہ برآ ہو جائے کیونکہ زندگی اور موت کے متعلق کسی کو علم نہیں ہے وہ اللہ کے اختیار میں ہے۔ اگر زکوٰۃ دیئے بغیر اللہ کا پیغام اجل آ گیا تو اُخروی باز پرس کا اندیشہ ہے۔

خاوند کو فطرت و شریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے اپنی بیوی سے تمتع کرنے کی اجازت ہے۔ سوال میں ذکر کردہ صورت اگرچہ شریعت کے خلاف نہیں ہے، تاہم فطرت سے متصادم ضرور ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:486